۲ ربیعُ الاوّل ۱۴۴۱ھ کو ہونے والے مَدَنی مذاکرے کا تحریری گلدستہ

ملفوظاتِ امیرِ اہلِ سُنّت (قسط:76)

صُبح جلدی بیدار ہونے کے نُسخے

- کیا پیسے چوری ہونے سے زکوٰۃ ادا ہو جاتی ہے؟ 04
- طواف کے دَوران عورتوں سے کیسے بچیں؟ 07
- مسجد کا منبر کس طرف ہونا چاہیے؟ 09
- جلوس میں لنگر لٹانا کیسا؟ 13

ملفوظات:

شیخِ طریقت، امیرِ اہلِ سنّت، بانیِ دعوتِ اسلامی، حضرت علامہ مولانا ابو بلال

محمد الیاس عطّار قادری رضوی دَامَتْ بَرَکَاتُہُمُ الْعَالِیَہ

پیشکش:

مجلس المدینۃ العلمیۃ (دعوتِ اسلامی)

اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ رَبِّ الْعٰلَمِیْنَ وَالصَّلٰوۃُ وَالسَّلَامُ عَلٰی سَیِّدِ الْمُرْسَلِیْنَ ط

اَمَّا بَعْدُ فَاَعُوْذُ بِاللّٰہِ مِنَ الشَّیْطٰنِ الرَّجِیْمِ ط بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ ط

صُبح جلدی بیدار ہونے کے نُسخے [1]

شیطان لاکھ سُستی دِلائے یہ رِسالہ (۱۶ صفحات) مکمل پڑھ لیجیے اِنْ شَآءَ اللّٰہ معلومات کا اَنمول خزانہ ہاتھ آئے گا۔

دُرُود شریف کی فضیلت

فرمانِ مصطفےٰ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم: جس نے مجھ پر ایک مرتبہ دُرُودِ پاک پڑھا اللہ پاک اُس پر 10 رَحمتیں بھیجتا اور اُس کے نامۂ اَعمال میں 10 نیکیاں لکھتا ہے۔ [2]

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰہُ عَلٰی مُحَمَّد

صُبح جلدی بیدار ہونے کے نسخے

سُوال: صُبح جلدی بیدار ہونے کا نسخہ بتا دیجئے۔ (سوشل میڈیا کے ذریعے سُوال)

جواب: ❁ رات کو جلدی سو جایا کریں۔ اگر دو بجے تک جاگیں گے تو ظاہر ہے کہ صُبح جلدی اُٹھنا مشکل ہو جائے گا ❁ کھانا کم کھایا کریں، کیونکہ زِیادہ کھانا کھانے سے نیند گہری آتی ہے ❁ الارم (Alarm) لگالیں، اب تو موبائل فون میں بھی اَلارم ہوتا ہے، یا کسی سے کہہ دیں کہ مجھے جگا دینا ❁ سونے سے پہلے سُورۂ کہف کی آخری چار آیتیں [3] اِس نیّت سے

---

1 ...... یہ رِسالہ ۲ رَبِیْعُ الْاَوَّل ۱۴۴۱ھ بمطابق 30 اکتوبر 2019 کو عالمی مَدَنی مَرکز فیضانِ مدینہ کراچی میں ہونے والے مَدَنی مذاکرے کا تحریری گلدستہ ہے، جسے اَلْمَدِیْنَۃُ الْعِلْمِیَۃ کے شعبے "فیضانِ مَدَنی مذاکرہ" نے مُرتَّب کیا ہے۔ (شعبہ فیضانِ مَدَنی مذاکرہ)

2 ...... ترمذی، کتاب الوتر، باب ما جاء فی فضل الصلاۃ علی النبی، ۲/۲۸، حدیث: ۴۸۴۔

3 ...... ﴿اِنَّ الَّذِیْنَ اٰمَنُوْا وَعَمِلُوا الصّٰلِحٰتِ كَانَتْ لَهُمْ جَنّٰتُ الْفِرْدَوْسِ نُزُلًا ۝ خٰلِدِیْنَ فِیْهَا لَا یَبْغُوْنَ عَنْهَا حِوَلًا ۝ قُلْ لَّوْ كَانَ الْبَحْرُ مِدَادًا لِّكَلِمٰتِ رَبِّیْ لَنَفِدَ الْبَحْرُ قَبْلَ اَنْ تَنْفَدَ كَلِمٰتُ رَبِّیْ وَلَوْ جِئْنَا بِمِثْلِهٖ مَدَدًا ۝ قُلْ اِنَّمَاۤ اَنَا بَشَرٌ مِّثْلُكُمْ یُوْحٰۤى اِلَیَّ اَنَّمَاۤ اِلٰهُكُمْ اِلٰهٌ وَّاحِدٌۚ فَمَنْ كَانَ یَرْجُوْا لِقَآءَ رَبِّهٖ فَلْیَعْمَلْ عَمَلًا صَالِحًا وَّلَا یُشْرِكْ بِعِبَادَةِ رَبِّهٖۤ اَحَدًا ۝﴾ (پ۱۶، الکھف: ۱۰۷–۱۱۰) ترجمۂ کنزالایمان: بیشک جو ایمان لائے اور اچھے کام کئے فردوس کے باغ ان کی مہمانی ہے۔ وہ ہمیشہ ان ہی میں رہیں گے ان سے جگہ بدلنا نہ چاہیں گے۔ تم فرمادو اگر سمندر میرے رب کی باتوں کے لئے سیاہی ہو تو ضرور سمندر ختم ہو جائے گا اور میرے رب کی باتیں ختم نہ ہوں گی اگرچہ ہم ویسا ہی اور اس کی مدد کو لے آئیں۔ تم فرماؤ ظاہر صورت بشری میں تو میں تم جیسا ہوں۔ مجھے وحی آتی ہے کہ تمہارا معبود ایک ہی معبود ہے۔ تو جسے اپنے رب سے ملنے کی امید ہو اسے چاہئے کہ نیک کام کرے اور اپنے رب کی بندگی میں کسی کو شریک نہ کرے۔

www.dawateislami.net

پڑھیں کہ اِتنے بجے میری آنکھ کُھل جائے، اِنْ شَآءَ اللہ آنکھ کُھل جائے گی۔[1] اگر شروع میں دو چار بار آنکھ نہ کُھلے تو کوئی بات نہیں، بعد میں عادت پڑ جائے گی ﷺ اِنسان جس کام کے لئے Serious (سنجیدہ) ہو جائے اُس کے لئے بھرپور کوشش کرتا ہے، مثلاً اگر آپ کی صُبح چھ بجے کی Flight (پرواز) ہو تو آپ کی آنکھ کُھلے گی یا نہیں کُھلے گی؟ بالکل کُھلے گی بلکہ تین بجے ہی Airport (ہوائی اڈّے) جا کر بیٹھ جائیں گے کہ ہماری Flight کہیں Miss نہ ہو (یعنی چھوٹ نہ جائے)، تو وہ Miss نہ ہو لیکن نَماز Miss ہوتی ہو تو ہو جائے، مَعَاذَ اللہ! معلوم یہ ہوا کہ ہم نَماز کے ساتھ Serious نہیں ہیں، اِس لئے ہماری نَمازیں قضا ہو جاتی ہیں۔ نَماز کے بارے میں بھی Serious ہو جائیں اور پُورا زور لگا دیں، آنکھ ضرور کُھلے گی۔

ہر کام رِضائے اِلٰہی کے لئے کرنے کا نسخہ

سُوال: کیا یہ ممکن ہے کہ ہمارا ہر کام اللہ پاک کی رِضا والا بن جائے اور کوئی لمحہ بے کار نہ جائے؟ (نگرانِ شوریٰ کا سُوال)

جواب: اِس کے لئے ہم کوشش ہی کر سکتے ہیں، اور کوشش کرنے کے لئے علم حاصل کرنا ہو گا، بغیر علم کے ایسا کرنا تھوڑا مشکل ہو جائے گا، کیونکہ جب یہ معلوم ہو گا کہ کون سا کام جائز ہے؟ اور کون سا ناجائز ہے؟ یُوں ہی کون سا کام عذاب والا ہے؟ اور کون سا کام ثواب والا ہے؟ تب ہی سارا وقت اللہ پاک کی رِضا والا کام کر کے گُزارنے میں مَدد مِلے گی۔ اِنسان کو چاہئے کہ حَرام سے بچے، حَلال چیز بھی بقدرِ ضرورت اِستعمال کرے، مُباح یعنی وہ کام جس میں نہ ثواب ہو اور نہ گناہ، اُس میں اچّھی اچّھی نیتیں کر لے، جتنی زیادہ نیتیں کرے گا اُتنا زیادہ ثواب مِلے گا۔ مثلاً پانی پینے سے پہلے یہ نیّت کر لے کہ "پانی کے ذریعے عِبادت پر قوت حاصل کروں گا" کیونکہ پیاس لگی ہو گی تو عِبادت میں دِل نہیں لگے گا اور دِل جمعی حاصل نہیں ہو گی۔ یُوں ہی کھانا کھانے سے پہلے بھی "عِبادت پر قوت حاصل کرنے کی نیّت" کر لے کہ اِس طرح کھانا بھی عِبادت بن جائے گا۔ اِسی طرح تیل لگانے، عطر لگانے اور کنگھی کرنے سے پہلے بھی سُنّت کی نیّت کی جا سکتی ہے۔ آدمی مسلسل جاگتا رہے تو عِبادت نہیں کر سکتا، نِڈھال ہو جائے گا، اِس لئے سونے سے پہلے یہ نیّت کر لیں کہ "عِبادت پر طاقت حاصل کرنے کے لئے سوؤں گا" یُوں تھوڑی سی کوشش کر کے اچّھی نیتیں کرنے سے ہمارا کمانا، کھانا، پینا اور سونا

---

1 ...... دارمی، کتاب فضائل القرآن، باب فی فضل سورۃ الکھف، ۲/ ۵۴۶، حدیث: ۳۴۰۶۔

www.dawateislami.net

وغیرہ سارے کام ثواب والے بن سکتے ہیں اور ہمارا زیادہ سے زیادہ وقت عبادت میں گزر سکتا ہے۔ کسی جائز کام کو کرنے کے لئے اگر اچّھی اچّھی نیتیں ذِہن میں نہ آ رہی ہوں تو اِس کے لئے کسی سے مشورہ بھی کیا جا سکتا ہے اور یہ سب اُسی وقت ہوگا جب ایسا کرنے کا جذبہ بھی ہوگا۔

جو کام فضول ہو اُس سے بچنا ہی چاہئے، کیونکہ فضول کام سے دِل سخت ہوتا ہے اور سخت دِل پر نصیحت کا اثر کرنا مشکل ہوتا ہے۔ آج کل اکثر لوگوں کے دِل سخت ہیں، اُنہیں لاکھ سمجھائیں مگر نہیں سمجھتے، آتے ہیں، سُنتے ہیں، لیکن اُن کے عمل میں اِضافہ نہیں ہوتا، نہ ہی دِل نرم پڑتا ہے، بلکہ گُناہوں کا صُدور ہوتا ہی رہتا ہے اور اِس پر افسوس بھی نہیں ہوتا۔ بغیر ضرورت بولنا اور بغیر ضرورت کھانا بھی دل کو سخت کرتا ہے جس کی وجہ سے اِیمان بھی کمزور ہوتا ہے، اِس لئے ایسی چیزوں سے بچنا چاہئے۔ اللہ کریم ہمیں ثواب کمانے کا جذبہ عطا فرمائے اور گناہوں سے بچنے کا شوق نصیب فرمائے۔

گھر میں محبّت بھرا ماحول بنانے کا نسخہ

سُوال: گھر میں جھگڑے ختم کرنے اور خوشگوار محبّت بھرا ماحول بنانے کے لئے میاں بیوی کیا کر سکتے ہیں؟[1]

جواب: ایک دوسرے کے سامنے مسکراتے رہیں، کبھی مُنہ نہ پُھلائیں۔ جب بھی شوہر گھر آئے، بیوی بھاگ کر دروازہ کھولے اور مسکرا کر "مَرحبا، یا Welcome" کہے۔ پھر پوچھے کہ پانی لاؤں؟ چائے لاؤں؟ اگر وہ غصّے میں بھرا ہوا گھر آیا تھا تو اِس طرح کی Offer (پیش کش) سے ٹھنڈا ہو جائے گا۔ شوہر کو چاہئے کہ کبھی اپنے ہاتھ سے بھی کوئی کام کر لیا کرے، جیسے ایک آدھ پیالہ دھو دیا، پانی خود اُٹھ کر بھر لیا وغیرہ۔ ایسا کرنے سے شوہر چھوٹے باپ کا نہیں ہوگا بلکہ بیوی کی نظر میں عزّت اور بڑھے گی اور وہ بھاگے گی کہ آپ رہنے دیں، میں کر دیتی ہوں۔ اِس بارے میں میرا اپنا ذاتی تجرِبہ ہے، ہمارے گھر میں اَلْحَمْدُ لِلّٰہ جھگڑے نہیں ہوتے، لیکن باوُجود اس کے کہ میری Physical condition (جسمانی حالت) اب ایسی نہیں رہی اور کُرسی سے اُٹھ کر کسی چیز کو اُٹھانا، یا رکھنا میرے لئے مشکل ہوتا ہے، پھر بھی جب کھانا آتا ہے تو میں اکثر اُٹھا لیتا ہوں، وہ کہتی ہے کہ "رہنے دیجئے، میں اُٹھا رہی ہوں، میں اُٹھا کر لے آتی ہوں" وغیرہ۔ وہ بے

---

[1] ...... یہ سُوال شعبہ فیضانِ مَدَنی مذاکرہ کی طرف سے قائم کیا گیا ہے جبکہ جواب امیرِ اَہلِ سنّت دَامَتْ بَرَکَاتُہُمُ الْعَالِیَہ کا عطا فرمودہ ہی ہے۔ (شعبہ فیضانِ مَدَنی مذاکرہ)

www.dawateislami.net

چاری کوتاہی نہیں کرتی لیکن میرے اِس انداز سے دِل میں خوشی داخل ہوتی ہے اور محبّت کا رِشتہ مضبوط ہوتا ہے۔ اگر میں Order کرتا رہوں کہ ”یہ اُٹھالو، یہ کرلو“ تو وہ کر تو لے گی لیکن ایسا کرنے میں مجھے مزہ نہیں آتا۔ مجھے اگر کسی کو کوئی کاغذ دینا ہو تو بجائے حکم دینے کے کہ ”آکر کاغذ لے جاؤ“ اکثر میں خود ہی اُٹھ کر دے آتا ہوں کہ وہ بے چارہ کام میں لگا ہوا ہوگا، میں اُس کو بلاؤں، وہ اپنا کام چھوڑ کر آئے، اِس سے بہتر ہے کہ میں ہی اُٹھ کر دے آؤں۔ ایسا کرنے سے اگر میری شان میں فرق آتا ہوتا تو یہ لاکھوں مجھ سے محبّت کرنے والے نہ ہوتے۔ ”دانہ خاک میں مِل کر گُلِ گلزار ہوتا ہے۔“

کیا پیسے چوری ہونے سے زکوٰۃ ادا ہو جاتی ہے؟

سُوال: کسی کے پیسے گِر جائیں تو لوگ کہتے ہیں کہ ”تمہاری زکوٰۃ نکل گئی“ ایسا کہنا کیسا؟ نیز اگر کوئی بندہ زکوٰۃ ادا نہیں کرتا تو کیا اُس پر کوئی آفت یا پریشانی آسکتی ہے؟

جواب: رقم گُم ہو جائے، چوری ہو جائے یا کوئی قرض دبا لے تو لوگ بولتے ہیں کہ ”چلو اپنی زکوٰۃ گئی“ اِس طرح زکوٰۃ ادا نہیں ہوتی کہ زکوٰۃ کے لئے مال کا (کسی مُستحِقِّ زکوٰۃ کو مالک بنانا اور اُس کے) قبضے میں دینا شرط ہوتا ہے۔[1] اگر مال گم ہو جائے تو اُس پر صبر کرے، ثواب مِلے گا، لیکن اگر زکوٰۃ فرض ہے تو وہ بھی ادا کرنی ہوگی۔[2] باقی رہا زکوٰۃ ادا نہ کرنے کی صورت میں آفت آنے کا مُعاملہ! تو ایسا ممکن ہے کہ زکوٰۃ نہ دینے والے کا مال ضائع ہو جائے، سمندر میں ڈوب جائے، یا آگ میں جل جائے، لیکن جس کے مال کے ساتھ ایسا ہو ہم اُسے یہ نہیں کہہ سکتے کہ ”یہ زکوٰۃ ادا نہیں کرتا، اِس لئے اِس کے ساتھ ایسا ہوا“ کیونکہ ہو سکتا ہے کہ کسی کے اِمتحان کے لئے ایسا ہو جائے، البتہ جو زکوٰۃ نہیں دیتا اور اُس پر یہ آفات آتی ہیں تو اُسے سوچنا چاہئے کہ کہیں یہ سب زکوٰۃ نہ دینے کی سزا تو نہیں؟ اور اگر بالفرض یہ زکوٰۃ نہ دینے کی سزا ہو تب

---

1 ...... درمختار مع ردالمحتار، کتاب الزکاۃ، ۳/ ۲۰۴۔

2 ...... فتاویٰ ھندیۃ، کتاب الزکاۃ، الباب الاول، ۱/ ۱۷۰۔ اگر کُل مال ہَلاک ہو گیا تو کُل کی زکاۃ ساقط ہو گئی اور کچھ ہَلاک ہوا تو جتنا ہَلاک ہوا اُس کی ساقِط اور جو باقی ہے اُس کی واجِب، اگرچہ وہ بقدرِ نِصاب نہ ہو۔ ہَلاک کے یہ معنٰی ہیں کہ بغیر اُس کے فعل کے ضائع ہو گیا، مثلاً چوری ہو گئی یا کسی کو قرض وعاریت دی اُس نے اِنکار کر دیا اور گواہ نہیں، یا وہ مر گیا اور کچھ ترکہ میں نہ چھوڑا۔ اور اگر اپنے فعل سے ہَلاک کیا مثلاً صَرف کر ڈالا یا پھینک دیا یا غنی کو ہِبہ کر دیا تو زکاۃ بدستور واجِبُ الاَدا ہے، ایک پیسہ بھی ساقِط نہ ہوگا اگرچہ بالکل نادار ہو۔ (بہارِ شریعت، ۱/ ۸۸۹، حصّہ:۵)

www.dawateislami.net

بھی اِس آفت کے آنے سے فرض ادا نہیں ہو جائے گا، بلکہ اُسے کسی حق دار کو مالک بنا کر زکوٰۃ ادا کرنی ہوگی۔[1] دُنیاوی نُقصانات سے بھی ڈرنا چاہئے، لیکن افسوس! لوگ صِرف دُنیا کے نُقصان سے ڈرتے ہیں، حالانکہ اصل نُقصان آخرت کا ہے، دُنیا کا نُقصان ہو گا تو چار آدمی ہمدردی کر لیں گے، لیکن عذابِ اِلٰہی سے چھٹکارا دِلانے کے لئے کون ہو گا!! وہاں کون ہمدردی کرے گا!! اللہ پاک کا عذاب کوئی ایک سیکنڈ کے کروڑویں حصّے کے لئے بھی برداشت نہیں کر سکتا، جو کہے کہ "میں اللہ پاک کا عذاب برداشت کر لوں گا" تو وہ کافِر ہو جائے گا،[2] کیونکہ وہ اللہ پاک کے عذاب کو ہلکا سمجھ رہا ہے۔ اللہ کریم ہمیں اپنے عذاب سے محفوظ رکھے اور زکوٰۃ سمیت جتنے بھی فرائض ہیں ہم کو خوش دِلی سے ادا کرنے کی سعادت بخشے۔

"عقلِ سلیم اور قلبِ سلیم" کا معنیٰ

سُوال: "عقلِ سلیم اور قلبِ سلیم" اِن دونوں کے کیا معنیٰ ہیں؟

جواب: "عقلِ سلیم" یعنی سلامت عقل۔ "قلبِ سلیم" یعنی سلامت دِل۔ مکتبۃ المدینہ کی کتاب "نیکی کی دعوت" صفحہ نمبر 58 اور 59 پر ہے: مشہور وَلِیُّ اللہ حضرتِ سیِّدُنا منصور بن عمّار رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ نے ایک نوجوان پر اِنفرادی کوشش کر کے اُسے نیکی کی دعوت دیتے ہوئے فرمایا: اے جوان! تجھے تیری جوانی دھوکے میں نہ ڈال دے، کئی جوانوں نے توبہ میں دیر کر دی، لمبی اُمّید رکھی، موت کو یاد نہ کیا اور کہا: "میں کل یا پرسوں توبہ کر لوں گا" وہ توبہ سے غافل رہے۔ آخر قبر کے پیٹ میں چلے گئے۔ اُن کو مال، غلام، ماں باپ اور اَولاد نے کچھ نفع نہ دیا، جیسا کہ قرآنِ کریم میں پارہ 19 سُوْرَۃُ الشُّعَراء کی آیت نمبر 88 تا 89 میں اِرشاد ہے: ﴿یَوْمَ لَا یَنْفَعُ مَالٌ وَّ لَا بَنُوْنَ ۟ۙ اِلَّا مَنْ اَتَى اللّٰهَ بِقَلْبٍ سَلِیْمٍ ۟ؕ﴾ (پ۱۹، الشعراء:۸۸-۸۹) (ترجمۂ کنزالایمان: جس دِن نہ مال کام آئے گا نہ بیٹے مگر وہ جو اللہ کے حُضور حاضِر ہوا سلامت دِل لے کر)۔[3] "قلبِ سَلیم" یعنی سلامت دِل۔ اِس سے مُراد ہے: دِل کا بدعقیدگیوں سے پاک ہونا۔ صدرُ الاَفاضِل حضرتِ علّامہ مولانا سیِّد محمد نعیم الدّین مُراد آبادی رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ اِن آیات کے تحت فرماتے ہیں: جو شرک، کُفر و نفاق سے

---

1. درمختار مع ردالمحتار، کتاب الزکاۃ، ۳/ ۲۰۴ ملخصاً۔
2. فتاویٰ رضویہ، ۱۴/ ۶۵۴۔
3. مکاشفۃ القلوب، الباب العاشر فی العشق، ص ۳۴ - مکاشفۃ القلوب (مترجم)، ص ۷۷۔

www.dawateislami.net

پاک ہو اُس کو اُس کا مال بھی نَفع دے گا جو راہِ خدا میں خرچ کیا ہو اور اَولاد بھی جو صالح (یعنی نیک) ہو۔ جیسا کہ حدیث شریف میں ہے کہ جب آدمی مرتا ہے اُس کے عمل مُنْقَطِع ہو (یعنی رُک) جاتے ہیں، سوا تین کے، ایک صَدَقۂ جارِیہ، دوسرا وہ مال جس سے لوگ نَفع اُٹھائیں، تیسری نیک اولاد جو اُس کے لئے دُعا کرے۔[1] [2]

تبرُّک لینے کے لئے پیر صاحب کو اپنا عمل بتانا کیسا؟

سُوال: اگر کوئی مُرید اپنا عَمَل پیر صاحب کو اِس لئے بتائے تاکہ اُن سے دُعائیں لے یا اُن کی طرف سے کوئی تبرُّک مِل جائے تو کیا یہ بتانا رِیاکاری کہلائے گا؟

جواب: اگر اِس لئے اپنا عَمَل سُناتا ہے کہ میری کوئی کوتاہی یا غلطی ہو تو پیر صاحب اِصلاح کر دیں، یا میری راہ نمائی کر دیں کہ "اِس کے بدلے یہ عَمَل کر لو اور اُس کے بدلے وہ عَمَل کر لو" تو یہ اچّھی نیّت ہے، ایسی صورت میں پیر صاحب کو بتا سکتا ہے۔ البتہ اگر یہ نیّت ہو کہ "پیر صاحِب کے دِل میں میرا مقام بن جائے، عزّت بن جائے، وہ مجھے نیک سمجھیں" تو اِس صورت میں نہیں بتانا ہو گا۔

عورَت عُمرہ کر کے بال کٹوانا بھول جائے تو کیا کرے؟

سُوال: اگر عورَت عُمرہ کرے اور بال کٹوانا بھول جائے تو اُس پر کیا حکم ہو گا؟ (سوشل میڈیا کے ذریعے سُوال)

جواب: ایسی صُورَت میں وہ اِحرام سے باہَر نہیں ہوئی، اب بھی اُس پر اِحرام کی پابندیاں جاری ہیں۔[3] ایسی صُورَت میں اگر وہ وَطَن واپس آ گئی تو اُسے چاہئے کہ وَطَن میں ہی بال کاٹ لے اور حج یا عُمرے پر جانے والے کسی بااِعتماد شخص کے ہاتھ رقم بھجوا دے کہ وہ حَرَم میں اِس کا دَم دِلوا دے۔[4] اِس کے علاوہ عُمرہ کرنے کے بعد سے اب تک جو اُس نے خطائیں کیں، اُن پر الگ کفّارے ہوں گے، کہیں صَدَقہ دینا ہو گا اور کہیں دَم دینے ہوں گے۔ اب اُس نے کیا کیا غلطیاں

---

1. مسلم، کتاب الوصیة، باب ما یلحق الانسان من الثواب بعد وفاتہ، ص ٦٨٤، حدیث: ٤٢٢٣۔
2. خزائن العرفان، پ١٩، الشعراء، تحت الآیة: ٨٨-٨٩، ص٦٨٨۔
3. فتاویٰ ھندیة، کتاب المناسک، الباب الخامس فی کیفیة اداء الحج، ١/ ٢٣٢۔
4. بہارِ شریعت، ١/ ١١٤٢، حصہ: ٦ ماخوذاً۔

www.dawateislami.net

کیں؟ یہ سب علم حاصل کرنے سے ہی معلوم ہوگا۔ اِس کے لئے مکتبۃ المدینہ کی کتاب "رَفِیقُ الْحَرَمَین"[1] کا مُطالعہ کریں، اِس میں آپ کو اِس طرح کے سُوالات اور جوابات مِل جائیں گے، اِنْ شَآءَ اللہ۔[2]

طَواف کے دوران عَورَتوں سے کیسے بچیں؟

سُوال: طواف کے دوران عَورَتوں سے کیسے بچیں؟ (سوشل میڈیا کے ذریعے سُوال)

جواب: طواف کے دوران بھی عَورَتوں سے بچنا ہوگا۔ اب ایسا تو نہیں ہو سکتا کہ مَردوں کا طواف الگ ہو یا عَورَتوں کا الگ ہو، اِس لئے جتنا ہو سکے عَورَتوں سے دُور ہی رہے۔ نفل طَواف نہ کرے، یا اگر کرنا ہی ہے تو دُور سے کرلے یا اُوپر جاکر کرلے کہ اُوپر اِتنی گڈمڈ نہیں ہوتی، جتنا کعبہ شریف کے قریب جائیں گے اُتنا لوگ پِس پِس کر چل رہے ہوتے ہیں، مقامِ اِبراہیم کے پاس چونکہ لوگ نماز پڑھنا شروع کر دیتے ہیں اِس لئے خاص طور پر وہاں بہت آزمائش ہوتی ہے، یوں ہی اِستِلام کی جگہ آتی ہے تو وہاں بھی رَش ایک دَم جام ہو جاتا ہے۔ اِس لئے بچنے کا کوئی بھی سَبَب بنا کر عَورَتوں سے بچنا ہوگا چاہے وہ فرض یا واجب طواف ہی کیوں نہ ہو۔ اِس کو یُوں سمجھئے کہ جس طرح کہیں آگ لگی ہو، اگر آگ کو ہاتھ لگا تو ہاتھ جلے گا، اگر کپڑا جلا تو بدَن میں آگ لگ جائے گی، اِس لئے اِنسان اُس سے بچتا ہے، اِسی طرح عَورَتوں سے ٹکرانے سے بھی بچنا ہوگا۔ دُنیا کی آگ پانی سے بجھ جائے گی، لیکن ربّ کی ناراضی والی آگ کو پانی نہیں بجھا سکتا، اِس طرح اپنا ذِہن بنائیں اور عَورَتوں سے بچ کر طواف کریں۔ مارکیٹ، شوپنگ سینٹرز بلکہ گھر میں بھی نامَحرم عَورت جیسے بھابھی وغیرہا سے بچنا ہوگا،

---

1 ...... یہ امیرِ اہلِ سُنّت دَامَتْ بَرَکَاتُہُمُ الْعَالِیَہ کی مایہ ناز تصنیف ہے جس کے 350 صفحات ہیں۔ اِس کتاب میں حج کا مکمل طریقہ اور مکّہ و مدینہ کے مقدّس مقامات بیان کئے گئے ہیں، نیز سُوال وجواب کی صورت میں کئی مسائل کے ساتھ ساتھ بچّوں کے حج کا طریقہ بھی لکھا ہوا ہے۔

2 ...... کسی نے بغیر حَلق یا تَقصیر کئے لباس وغیرہ پہن لیا اور اِحرام کی خِلاف ورزیاں شروع کر دیں تو اگر پہلی خِلاف ورزی یہ سمجھ کر کی گئی کہ اب میں اِحرام سے باہِر ہوں اور اِس کے بعد خِلاف ورزیوں کا تسلسل جاری رہا، مثلاً خوشبو اِستعمال کی، چہرہ چھپایا وغیرہ ذٰلک اور معمول کی زندگی شروع کر دی اور خوب خلاف ورزیاں کیں تو اِس صُورت میں بقایا ہر ہر خِلاف ورزی پر الگ الگ جِنایت نہیں ہوگی۔ بلکہ مجموعی طور پر زیادہ سے زیادہ ایک ہی دَم ہوگا۔ اور اگر رَفض یعنی اِحرام ختم کرنے کی نیّت نہیں پائی گئی تھی تو ہر خِلاف ورزی پر الگ الگ جِنایت ہوگی۔ (۲۷ واجباتِ حج اور تفصیلی اَحکام، ص ۱۲۱) یہ بھی ضرور ہے کہ حَرَم سے باہر مونڈانا یا کتروانا نہ ہو بلکہ حَرَم کے اندر ہو کہ اس کے لئے یہ جگہ مخصوص ہے، حَرَم سے باہر کرے گا تو دَم لازِم آئے گا۔ (بہار شریعت، ۱/ ۱۱۴۲، حصّہ:۶)

www.dawateislami.net

گُناہ ہر جگہ گُناہ ہی ہوتا ہے۔ ہمیں اللہ پاک کی ہر چھوٹی بڑی نافرمانی سے بچنا ہے، اللہ پاک ہمیں بچنے کا ذِہن عطا فرمائے۔

نماز کی پہلی رکعت میں غلطی سے بیٹھ جائیں تو کیا کریں؟

سُوال: اگر نماز کی پہلی رکعت میں غلطی سے بیٹھ جائیں تو کیا کریں؟ (سوشل میڈیا کے ذریعے سُوال)

جواب: یاد آنے پر کھڑے ہو جائیں، اور اگر تین بار ”سُبْحٰنَ اللہ“ کہنے کی مقدار بھولے سے بیٹھے رہے تو آخر میں ایک طرف سلام پھیر کر سجدۂ سہو کر لیں۔(1)

نماز کے بعد ایک یا دو سجدے کرنا کیسا؟

سُوال: کچھ لوگوں کو دیکھا گیا ہے کہ نماز کے بعد ایک یا دو سجدے کرتے ہیں، اِس کی کیا شرعی حیثیت ہے؟

جواب: دُعا کی طرح ہاتھ رکھ کر بعض لوگ ویسے ہی سجدہ کرتے ہیں، اِسے بہارِ شریعت میں سجدۂ بے سبب یعنی بے وجہ کا سجدہ لکھا ہے۔(2) اللہ پاک کرے کہ ہمارا سجدۂ شکر کرنے کا ذِہن بن جائے۔ اللہ پاک نے ہمیں ایمان کی نعمت دی ہے اِس پر بھی سجدۂ شکر کیا جا سکتا ہے اور سجدے میں دُعا بھی مانگی جا سکتی ہے۔ یُوں ہی ربیع الاوّل کا چاند دیکھا تو سجدۂ شکر کر لے کہ یا اللہ! تیرا شکر ہے کہ تو نے جیتے جی ایک بار پھر مجھے ربیع الاوّل سے مِلا دیا، کیونکہ ربیع الاوّل بھی ہمارے لئے نعمت ہے۔ ”فیضانِ نماز“ کتاب آئی ہے، اگر کتاب کو نعمت سمجھتا ہے تو اِس پر بھی سجدۂ شکر کر سکتا ہے کہ اَلْحَمْدُ لِلّٰہ نماز کے موضوع پر کتاب آ گئی، کیونکہ کئی عاشقانِ نماز کو اِس کتاب کے آنے سے خوشی ہوئی ہو گی۔(3)

---

(1) ردالمحتار، کتاب الصلاۃ، باب سجود السھو، ۲/ ۶۵۵ مفھوماً۔

(2) سجدۂ بے سَبَب جیسا اکثر عَوام کرتے ہیں نہ ثواب ہے، نہ مکروہ۔ (بہارِ شریعت، ۱/ ۷۳۹، حصہ:۴)

(3) سجدۂ تِلاوت اور سجدۂ شکر میں بھی نماز کی طرح طہارت اور اِستقبالِ قبلہ (قبلہ رُخ ہونا) شرط ہے، لہٰذا طہارت یا قبلہ رُو ہوئے بغیر سجدہ ادا نہیں ہو گا، اور چونکہ یہ سجدہ واجب نہیں ہوتا بلکہ نفلی طور پر کیا جاتا ہے، اس لئے جن جن اَوقات میں نوافِل پڑھنا مکروہ ہے اُن اَوقات میں یہ سجدہ کرنا بھی مکروہ ہو گا۔ سجدۂ شکر کا طریقہ یہ ہے کہ جب کوئی نعمت مِلے، خوشی حاصل ہو یا کوئی مصیبت ٹلے تو اللہ پاک کا شکر ادا کرنے کی نیّت سے باطہارت قبلہ رُخ کھڑے ہوں اور تکبیر کہتے ہوئے سجدے میں جائیں، سجدے میں تسبیح و حمد وغیرہ کے الفاظ کہیں (الفاظ کچھ مخصوص نہیں ہیں کوئی بھی ہو سکتے ہیں) اور پھر تکبیر کہتے ہوئے سجدے سے اُٹھ جائیں۔ مختصر یہ ہے کہ سجدۂ تِلاوت کا جو طریقہ ہے وہی سجدۂ شکر کا بھی ہے۔ (مختصر فتاویٰ اہلسنّت، (قسط:۱) ص ۷۲)

www.dawateislami.net

مسجد کا منبر کس طرف ہونا چاہئے؟

سُوال: مسجد کا منبر محراب کے دائیں طَرَف ہونا چاہئے یا بائیں طَرَف؟

جواب: اِس بارے میں کوئی رِوایت یا حدیث مجھے یاد نہیں ہے، البتہ مسلمانوں میں رائج یہی ہے کہ منبر سیدھی طَرَف ہی ہوتا ہے اور سیدھی طَرَف ہی ہونا اچھا ہے، کیونکہ سیدھی طَرَف اُلٹی طَرَف سے بہتر ہوتی ہے۔ مسجدِ نَبَوی میں سرکار صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کا منبر بھی محراب کی سیدھی جانِب ہے۔ اب تو اُس منبر کی جگہ بڑا خوبصورت اور ماربل کا منبر بنا ہوا ہے، پیارے آقا صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کا منبر شریف لکڑی کا تھا[1] اور اصل حُسن بھی اُسی میں تھا، کیونکہ اُس منبر نے میرے مصطفےٰ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کے قَدَم چُومے تھے۔ کائنات کی ساری رونقیں اگر کسی منبر میں جمع کر دی جائیں، تب بھی میں اُسی منبر کو حَسین کہوں گا جس نے میرے سرکار صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کے قدموں کے بوسے لئے تھے۔ اللہ کرے کہ وہ منبر ہم خواب میں ہی دیکھ لیں تو ہمارا بیڑا پار ہو جائے۔

میاں یا بیوی نامَحرم کے چکّر میں پڑ جائے تو دُوسرا کیا کرے؟

سُوال: ہمارے ہاں سوشل میڈیا کے آنے کے بعد گھر ٹوٹنے کے واقعات میں اِضافہ ہوا ہے۔ یہ اِرشاد فرمائیے کہ اگر کسی شوہر کو پتا چلے کہ اُس کی بیوی کسی غیر مَرد کے چکّر میں پڑ گئی ہے، یا بیوی کو پتا چلے کہ اُس کے شوہر کے غیر عورت کے ساتھ تعلقات ہیں تو اُن کو کیا کرنا چاہئے؟ (نگرانِ شوریٰ کا سُوال)

جواب: جذباتی فیصلے اچھے نہیں ہوتے، بعد میں اِنسان سَر پکڑ کر روتا ہے۔ اگر ایسا ہونا Confirm ہو جائے تو دوسرے کو پیار محبّت سے سمجھایا جائے، اَحادیثِ کریمہ یاد ہوں تو وہ سُنائی جائیں، خوفِ خُدا کی ترغیب دِلائی جائے اور ساتھ ہی اُن اَسباب پر بھی غور کیا جائے جن کی وجہ سے یہ سب ہو سکتا ہے۔ مثلاً ''شوہر کا بار بار جھگڑا کرنا، Order (حکم) دینا، گہری نیند سے اُٹھا کر کپڑے اِستری کرنے کا کہنا، بیوی کو پاؤں کی جُوتی سمجھنا'' وغیرہ۔ یوں ہی ''بیوی کا مُنہ پھلا کر رکھنا، شوہر کے گھر آتے ہی بچّوں کی شِکایتوں کا اَنبار لگا دینا، فرمائشوں کی List (فہرست) دیتے رہنا، شِکوہ و شکایت کرتے

---

1 ..... مدارج النبوت، ۲/۳۲۶۔

www.dawateislami.net

رہنا، بات بات پر کوسنا" وغیرہ۔ یہ وہ چیزیں ہوتی ہیں جن کی وجہ سے شوہر یا بیوی دوسری طرف مائل ہو سکتے ہیں، حالانکہ ایسا نہیں ہونا چاہئے، لیکن شیطان کی وجہ سے اِنسان بہک جاتا ہے۔ ایسی صُورت کا حل طلاق نہیں ہے، اِس کا حل یہ ہے کہ دوسرے کی (جائز) Requirement (ضرورت) پُوری کی جائے، اُس کے ساتھ محبّت کا سُلوک کیا جائے، بلکہ محبّت کی Dose (خوراک) بڑھادی جائے کہ عُموماً جس دوا سے فائدہ نہ ہو رہا ہو اُس کی مقدار بڑھادی جاتی ہے۔ یہ گھر چلانے کا بہترین طریقہ ہے، اِس سے گھر ٹُوٹ پُھوٹ کا شِکار ہونے سے محفوظ رہتے ہیں۔

نامحرم مرد و عَورت کا دوستی کرنا کیسا؟

سُوال: کیا مرد و عَورت آپس میں صِرف Chatting (بات چیت) یا Friend ship (دوستی) کر سکتے ہیں؟ یہ غَلَط کام تو نہیں؟ (نگرانِ شوریٰ کا سُوال)

جواب: یہ ناجائز اور گُناہ کا کام ہے، مسلمان کو اِس سے بچنا ہی ہو گا اور توبہ کرنی ہو گی۔[1]

12 ربیع الاوّل ہی یَومِ وِلادتِ مصطفےٰ ہے

سُوال: پیارے آقا صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کی Confirm (یقینی) تاریخِ وِلادت بتا دیجئے۔ (سوشل میڈیا کے ذریعے سُوال)

جواب: اگر Confirm بتادوں تو کیا جو جشنِ وِلادت نہیں مناتے وہ بھی منائیں گے؟ دَراصل کچھ لوگوں کو میلاد نہیں منانا ہوتا، اُن کے پیٹ میں درد ہوتا ہے اور وہ ایسی چھیڑ خانیاں کرتے ہیں۔ اگر Confirm تاریخِ وِلادت بھی بتا دی جائے تو وہ کچھ اور نکال کر لے آئیں گے۔ اَہلِ عَرَب میلاد شریف یا نعت خوانی کو "مَوْلُود" بولتے ہیں اور وہ سارا سال ہی "مَوْلُود" پڑھتے ہیں۔ اِسی طرح ہمارے ہاں بھی شادِیوں میں، نیا گھر لینے کی خوشی میں، یا بچّے کی وِلادت کی خُوشی میں میلاد اور نعت خوانی کا سلسلہ ہوتا ہے۔ چھوٹی بڑی راتوں میں محفلیں جمتی ہیں، مَدَنی چینل ہر اِتوار کو عشا کی نماز کے بعد اِہتمام کے ساتھ محفلِ نعت سجاتا ہے، یُوں ہمارے ہاں بھی سارا سال ہی میلاد منانے کا سلسلہ جاری رہتا ہے۔ اگرچہ وِلادتِ مصطفےٰ صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کی تاریخ میں مختلف اَقوال ہیں، لیکن مسلمانوں میں اب 12 تاریخ ہی رائج ہے اور

---

1 ...... مسلم، کتاب النکاح، باب ندب من رأی امراۃ... إلخ، ص ۵۵۸، حدیث: ۳۴۰۷۔

جمہور عُلَمائے کِرام کَثَّرَھُمُ اللّٰہُ السَّلَام کی بھی یہی تحقیق ہے کہ 12 تاریخ یومِ وِلادت ہے۔[1]

کیوں بارہویں پہ ہے سبھی کو پیار آگیا
آیا اِسی دِن احمدِ مُختار آگیا (وسائلِ بخشش)

ہمیں تو جان سے پیاری ہے بارھویں تاریخ
عَدُو کے دِل کو کٹاری ہے بارھویں تاریخ (ذوقِ نعت)

بارہویں کا دِن مکّے میں گُزاریں یا مدینے میں؟

سُوال: 12 ربیع الاوّل کا دِن مکّہ مکرّمہ میں گزارنا چاہئے یا مدینۂ منوّرہ میں؟ (مکّہ سے عَرَبی میں کئے گئے سُوال کا خُلاصہ)

جواب: مکّہ مکرّمہ بڑا فضیلت والا شہر ہے، اِس میں کوئی شک نہیں، کیونکہ سرکار صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کی وہاں جائے وِلادت ہے۔[2] لیکن مُبارک باد دینے کے لئے گھر جانا ہوتا ہے اور اِس وقت سرکار صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم مدینۂ منوّرہ میں تشریف فرما ہیں، اِس لئے ہوسکے تو 12 ربیع الاوّل شریف مدینۂ منوّرہ میں ہی گُزارنی چاہئے۔

دونوں بنیں سجیلی انیلی بنی مگر
جو پی کے پاس ہے وہ سُہاگن کنور کی ہے (حدائقِ بخشش)

بارہویں پر ہر چیز نئی کیوں اِستعمال کی جائے؟

سُوال: یاسیِّدی! بارہویں شریف پر آپ کی ہر چیز نئی ہوتی ہے، اِس میں کیا حکمت ہے؟

جواب: خُوشی اور عید کے موقع پر اِنسان کی کوشش ہوتی ہے کہ ہر چیز نئی ہو، اور عید میلادُ النّبی صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم تو عِیدوں کی عِید ہے، یہ عِید نہ ہوتی تو نہ بَقر عِید ہوتی اور نہ ہی میٹھی عِید ہوتی۔

---

1 ...... فتاویٰ رضویہ، ۲۶/ ۴۲۷۔

2 ...... اِبن عساکر، باب ماجاء من أن الشام یکون ملک أھل الإسلام، ۱/ ۱۸۷۔

www.dawateislami.net

وہ جو نہ تھے تو کچھ نہ تھا وہ جو نہ ہوں تو کچھ نہ ہو
جان ہیں وہ جہان کی جان ہے تو جہان ہے (حدائقِ بخشش)

ہر چیز نئی ہونا مُمکن نہیں ہے، مکان کہاں سے نیا لائیں گے؟ اور بھی کئی چیزیں ہیں جو سَکت نہ ہونے کی وجہ سے اِنسان نئی نہیں لے سکتا۔ لیکن جتنی سَکت ہو اُتنی نئی چیزیں ہونی چاہئیں، جیسے عِمامہ، ٹوپی، سَربند، چادر، لِباس، چپّل، نعلینِ پاک، گھڑی، چشمہ، قلم، عِطر، اور جھنڈا وغیرہ میں نیا لیتا ہوں۔ پُرانی چیزیں بھی پھینکنے کی نہیں ہوتیں وہ بھی اِستِعمال میں آتی ہیں، جیسے میرا چپّل کا اِستعمال کم ہے، کیونکہ حِفاظتی اُمور کی وجہ سے میرا باہر جانا نہیں ہوتا، یُوں میری چپّل برسوں چل جاتی ہے۔ اِسی طرح چشمہ عُموماً تحریری کام کے وقت اِستِعمال کرتا ہوں، لیکن یہ چیزیں بھی نئی لے لیتا ہوں، یہ میرا انداز ہے، اگر آپ کو پسند آتا ہے تو آپ بھی یہ انداز اپنالیں۔

آئی نئی حکومت سکّہ نیا چلے گا
عالَم نے رنگ بدلا صُبحِ شبِ وِلادت (ذوقِ نعت)

جشنِ وِلادت کی رات اور صُبحِ بہاراں کے لئے یہ انداز اپنائیں، اللہ کرے محبّت کا یہ انداز بارگاہِ رِسالت میں قُبول ہو جائے۔ اٰمِیْن بِجَاہِ النَّبِیِّ الْاَمِیْن صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم

اِیصالِ ثواب کے لئے گوشت بھی تقسیم کیا جاسکتا ہے

سُوال: ہم نے عیدِ میلادُ النّبی صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کے سلسلے میں بکرا ذَبح کرنے کی نیّت کی تھی، لیکن اب اُس کی ترکیب نہیں بن پا رہی، کیا اُس کی جگہ ہم مُرغی یا بڑے کا گوشت چاول میں ڈال سکتے ہیں؟ (بدین (سندھ) سے سُوال)

جواب: اگر پورا بکرا ذَبح کرنے کا ذِہن تھا اور ترکیب نہیں بن پا رہی تو مِقدار کم کر کے بکرے کے گوشت ہی کی ترکیب بنالیں، پُوری دیگ کے بجائے پتیلا بنالیں، ایسا کیا جاسکتا ہے۔ خدانخواستہ اگر نیّت بدل گئی ہو اور بکرے کے بجائے مُرغی کرنا چاہ رہا ہو تب بھی جائز ہے، لیکن ایسا نہیں کرنا چاہئے، کیونکہ جب ایک نیک کام کی نیّت کرلی تو اُسے نبھالینا چاہئے۔ پکانے کے بجائے اِیصالِ ثواب کے لئے گوشت تقسیم بھی کیا جاسکتا ہے، یہ بھی نیاز کا ایک طریقہ ہے۔ بغیر پکائے دینے

www.dawateislami.net

میں ایک فائدہ یہ بھی ہے کہ پکی ہوئی نیاز ہو سکتا ہے صرف مَرد کھاتے، لیکن گوشت جب گھر میں جائے گا تو گھر والے بھی خوش ہوں گے اور اپنی پسند کی Dish (کھانا) بنا کر کھا سکیں گے۔

جُلوس میں لنگر لُٹانا کیسا؟

سُوال: جُلوس میں لنگر لُٹانا کیسا؟ (سوشل میڈیا کے ذریعے سُوال)

جواب: اگر اِس طرح لُٹایا کہ چیزیں زمین پر گِر رہی اور قدموں تلے کُچلی جا رہی ہوں تو لُٹانے والا گُناہ گار ہو گا کہ اِس میں رِزق کی بے اَدَبی بھی ہے اور مال ضائع کرنا بھی ہے۔ ایسی صُورت میں لازِم ہو گا کہ لوگوں کے ہاتھ میں ہی چیز دی جائے۔ ہمارے ہاں لنگر لُٹانے کا کافی رُجحان ہے، بد قسمتی یہ ہے کہ ایسے لوگ مَدَنی مُذاکرے میں نہیں آتے اور ہماری بدنامی کا سبب بنتے ہیں۔ وہ طبقہ جو لوگوں کو 12، 15 اور 17 کے چکّر میں ڈال کر وِلادتِ مصطفےٰ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کی تاریخ میں اُلجھاتا ہے، لنگر کی ایسی باتیں لے کر ہمیں بُرا بھلا کہتا اور کہلواتا ہے کہ "دیکھو! یہ لوگ ایسا کرتے ہیں" حالانکہ ہم تو بَرسوں سے اِس بات کو منع کر رہے ہیں کہ بے اَدَبی ایک دانے کی تو کیا! آدھے دانے کی بھی نہیں ہونی چاہئے اور ضائع بالکل نہیں ہونا چاہئے۔ میں نے مِنیٰ کے میدان میں کئی بار دیکھا ہے کہ لوگوں کی طرف لَسّی، بِسکٹ (Biscuit) اور جُوس (Juice) کے ڈبّے اُچھالے جاتے ہیں جو قدموں تلے کُچلے جاتے ہیں اور کروڑوں روپے کا مال ضائع ہوتا ہے، ظاہِر ہے کہ یہ سب غلط ہے، لیکن اِس پر کوئی تنقید نہیں کرتا، جبکہ دیکھا جائے تو وہاں کے مُقابلے میں ہمارے لنگروں میں کچھ بھی ضائع نہیں ہوتا۔ اصل مسئلہ یہ ہے کہ جیسے ہی جشنِ وِلادت کا نام آتا ہے کچھ لوگ بھڑک جاتے ہیں اور اُنہیں آگ لگ جاتی ہے، پھر اُنہیں لنگر لُٹانا غلط نظر آنے لگتا ہے۔ ہم بھی یہی کہتے ہیں کہ جس انداز سے لنگر ضائع ہوتا ہو وہ غلط ہے، پھر چاہے وہ انداز مکّہ یا مدینہ میں اِختیار کیا جائے یا پھر جشنِ وِلادت کے جُلوسوں میں اپنایا جائے۔ ہم یہ کہتے ہیں کہ اگر کسی کی ناک پر مکھی بیٹھ جائے تو مکھی کو اُڑاؤ، یہ نہیں کہ ناک ہی کاٹ دو۔ اِس لئے اگر جشنِ وِلادت میں کچھ شرارت کرنے والے گُھس آئے ہیں اور خرابیاں پیدا ہو رہی ہیں تو اُنہیں سمجھا بوجھا کر اُن کی اِصلاح کی جائے، یہ نہیں کہ پورا جشنِ وِلادت ہی ختم کر دیا جائے۔ جیسا کہ شادِیوں میں کس قدر خرابیاں پیدا ہو چکی ہیں، کوئی مائی کا لال یہ نہیں کہہ سکتا کہ

ہمارے ہاں شادی 100 فیصد شریعت کے مطابق ہوئی ہے، بلکہ یہ کہیں گے کہ "یار میری چلی نہیں تھی، میوزک بھی چل رہا تھا، ڈھول بھی بج رہا تھا، شوبِز والوں کی پارٹی آگئی تھی اور ساری رات ناچ گانا چلتا رہا تھا" وغیرہ۔ اب ایسی صُورت میں کبھی ایسا ہوا کہ دولہے نے بائیکاٹ کر دیا ہو کہ "ایسی ناچ رنگ کی محفل کے اندر میں نکاح نہیں کروں گا؟" نہیں! ایسا کوئی بھی نہیں مِلے گا اور نہ ہی اِس پر کوئی تنقید کرے گا، لیکن اِس پر اِلیاس قادِری تنقید کرتا ہے اور تنقید کرتا رہے گا۔ شادی باقی رکھو، گُناہ ختم کرو۔ جشنِ وِلادت باقی رکھو، اِس کا غَلَط انداز ختم کرو۔ گیارہویں باقی رکھو، اِس میں کی جانے والی غَلَطیاں ختم کرو۔ محرّم کا کھچڑا اور نیاز باقی رکھو، اِس کی غلط رَسمیں ختم کرو۔ دعوتِ اسلامی اِصلاح کی دعوت دیتی ہے۔

نیاز کے کھانے کا معیار کیسا ہونا چاہئے؟

سُوال: بعض اَوقات نیاز کا معیار عام کھانوں کے مقابلے میں بہت زیادہ ہلکا ہوتا ہے، اِس بارے میں کیا فرماتے ہیں؟

جواب: یہ حقیقت ہے کہ نیاز کا کھانا پہچانا جاتا ہے۔ شادیوں میں 20، 25 ڈِشیں اور ایک سے ایک آئٹم بنایا جاتا ہے، لیکن افسوس صد کروڑ افسوس! پیارے آقا صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم جن کے صدقے سب کچھ مِلا اُن کے لئے یہ اِہتِمام نہیں کیا جاتا۔ اگر شادی میں ایسا کھانا کھلایا جس میں ایک آدمی پر 1000 روپے خرچ ہوئے تو نیاز میں ایسا کھانا کھلائیں گے جس میں ایک آدمی پر 50 روپے خرچ ہوں۔ حالانکہ ہونا یہ چاہئے کہ شادی میں ایک آدمی پر 50 رُوپے خرچ ہو اور نیاز میں 1500 رُوپے۔ یہ اپنے عشق کی بات ہے۔ جتنی اِستِطاعت ہو اُتنا خرچ کیجئے۔ اگر زِیادہ اَفراد نہیں جمع کر سکتے تو کم جمع کر لیجئے، زِیادہ دیگیں نہیں بنا سکتے تو ایک ہی بنا لیجئے، لیکن وہ ایک دیگ بھی ایسی بنایئے کہ اُس میں چاوَل سب سے بہترین ہو، گوشت Super quality (اعلیٰ معیار) کا ہو، مَسالا عُمدہ ہو، تیل زیتون کا ہو، کیونکہ حدیثِ پاک میں اِس کی ترغیب ہے کہ زیتون کھاؤ بھی اور لگاؤ بھی۔ [1] زیتون میں کولیسٹرول (Cholesterol) نہیں ہوتا، عَورتیں اِسے کھانے میں اِستِعمال نہیں کرتیں، کیونکہ یہ کھانے میں نیچے بیٹھ جاتا ہے جس سے کھانے میں اِتنی خُوبصُورتی نہیں آتی۔ زیتون نہ سہی، اصلی گھی ڈال لیں اور بہترین نیاز تیّار کر کے لوگوں کو کھلائیں، پھر دیکھیں کہ اِس کی کیسی بَرَکتیں ملتی ہیں۔ جتنا پیارا اور

---

1 ...... ابن ماجہ، کتاب الأطعمة، باب الزیت، ۴/۳۴، حدیث: ۳۳۱۹۔

www.dawateislami.net

جِگری دوست ہو اُتنا اچھا اور بہترین Gift (تحفہ) دیا جاتا ہے، تو پیارے آقا صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم سے بڑھ کر کون پیارا ہے!! ہمیں دیکھنا چاہئے کہ اُن کے اِیصالِ ثواب کے لئے ہم کون سی چیز بھیج رہے ہیں۔ اللہ کرے دِل میں اُتر جائے میری بات۔ "فتاویٰ رَضَویہ شریف" میں یہ بھی لکھا ہے کہ نیاز ایسی بنائی جائے جس کا ہر جُز (یعنی حصہ) کھالیا جائے۔[1] جیسے گرم مَسالا ہے، یہ عُموماً پھینک دیا جاتا ہے، اِس لئے اِسے پیس کر ڈال دِیا جائے۔ کھچڑا ابھی ایسی Dish (کھانا) ہے جس میں کوئی چیز نہیں پھینکی جاتی، لیکن مسئلہ یہ ہے کہ عَوام بہت گراتی ہے، روٹی کے ٹکڑے توڑ کر پھینک دیتی ہے، اُن کو لاکھ سمجھایا جائے کہ روٹی تھال کے اُوپر کر کے توڑی جائے تاکہ ذرّات تھال میں گریں، لیکن لوگ اِسے Serious (سنجیدہ) ہی نہیں لیتے۔ اللہ پاک توفیق عطا فرمائے۔

دورانِ نماز سلام عرض کیا جاتا ہے

نماز کے دَوران تَشَہُّد (یعنی اَلتَّحِیَّات) میں اللہ کے حبیب صلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم کی خدمت میں اِن اَلفاظ سے سلام کیا جاتا ہے: اَلسَّلَامُ عَلَیْكَ اَیُّھَا النَّبِیُّ وَرَحْمَۃُ اللّٰہِ وَبَرَکَاتُہٗ (یعنی سلام ہو آپ پر اے نبی! اور اللہ کی رَحمتیں اور بَرَکتیں)۔ اگر کسی اور شخص کو اس طرح مخاطب کیا جائے تو نماز ٹوٹ جائے گی۔ (تھذیب الاسماء واللغات،۱/۶۲)

سلام عرض کرتے ہوئے کیا تصوّر کرے؟ شارِحِ بخاری اِمام اَحمد بن محمد قسطلانی رحمۃ اللہ علیہ بعض اہلُ اللہ سے نقل فرماتے ہیں: نمازی جب اَلتَّحِیَّات پڑھتے ہوئے اللہ پاک کے دروازۂ رحمت پر دَستک دیتے ہیں تو اُنہیں اس پاک ذات کے دربار میں حاضری کی اجازت ملتی ہے جو زندہ ہے اور اُسے کبھی موت نہ آئے گی۔ اُس دربار میں حاضر ہو کر وہ اللہ کریم سے مُناجات کرتے ہیں جس سے ان کی آنکھیں ٹھنڈی ہوتی ہیں۔ اب انہیں بتایا جاتا ہے کہ یہ عظیم دولت انہیں رحمتِ عالم صلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم کی بدولت اور آپ کی پیروی کرنے کی بَرَکت سے حاصل ہوئی ہے۔ جب وہ توجّہ کرتے ہیں تو رسولِ خدا صلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم کو بھی اُس دربار میں موجود پاتے ہیں اور آپ کی خدمت میں عرض کرتے ہیں: اَلسَّلَامُ عَلَیْكَ اَیُّھَا النَّبِیُّ وَرَحْمَۃُ اللّٰہِ وَبَرَکَاتُہٗ۔ (المواھب اللدنیۃ،۳/۳۲۹)

تمہاری سلامی نمازوں میں داخل
تصوُّر ترا شرطِ مثلِ وُضو ہے

[1] فتاویٰ رضویہ، ۹/ ۶۱۲۔

www.dawateislami.net

فہرست

عنوان	صفحہ	عنوان	صفحہ
دُرُود شریف کی فضیلت	1	نَماز کے بعد ایک یا دو سجدے کرنا کیسا؟	8
صبح جلدی بیدار ہونے کے نسخے	1	مسجد کا منبر کس طرف ہونا چاہئے؟	9
ہر کام رِضائے اِلٰہی کے لئے کرنے کا نسخہ	2	میاں یا بیوی نامَحرم کے چکّر میں پڑ جائے تو دُوسرا کیا کرے؟	9
گھر میں محبّت بھرا ماحول بنانے کا نسخہ	3	نامحرم مَرد و عَورت کا دوستی کرنا کیسا؟	10
کیا پیسے چوری ہونے سے زکوٰۃ ادا ہو جاتی ہے؟	4	12 ربیع الاوّل ہی یومِ وِلادتِ مصطفےٰ ہے	10
”عقلِ سلیم اور قلبِ سلیم“ کا معنٰی	5	بارہویں کا دِن مکّے میں گزاریں یا مدینے میں؟	11
تبرُّک لینے کے لئے پیر صاحب کو اپنا عمل بتانا کیسا؟	6	بارہویں پر ہر چیز نئی کیوں اِستعمال کی جائے؟	11
عَورت عُمرہ کر کے بال کٹوانا بھول جائے تو کیا کرے؟	6	اِیصالِ ثواب کے لئے گوشت بھی تقسیم کیا جا سکتا ہے	12
طَواف کے دوران عَورتوں سے کیسے بچیں؟	7	جُلوس میں لنگر لُٹانا کیسا؟	13
نَماز کی پہلی رکعت میں غلطی سے بیٹھ جائیں تو کیا کریں؟	8	نیاز کے کھانے کا معیار کیسا ہونا چاہئے؟	14

ماخذ و مَراجع

قرآنِ مجید	کلامِ الٰہی	****
کتاب کا نام	مصنف / مؤلف / متوفی	مطبوعات
کنزالایمان	اعلیٰ حضرت امام احمد رضا خان، متوفی ۱۳۴۰ھ	مکتبۃ المدینہ کراچی ۱۴۳۲ھ
خزائن العرفان	سید محمد نعیم الدین مراد آبادی	ضیاء القرآن پبلی کیشنز لاہور
مسلم	ابو الحسین مسلم بن الحجاج القشیری النیسابوری، متوفی ۲۶۱ھ	دار الکتاب العربی بیروت ۱۴۲۷ھ
سنن الترمذی	امام ابو عیسیٰ محمد بن عیسیٰ ترمذی، متوفی ۲۷۹ھ	دار الفکر بیروت ۱۴۱۴ھ
ابن ماجہ	امام ابو حسن حنفی معروف سندی، متوفی ۱۱۳۸ھ	دار المعرفۃ بیروت
دارمی	حافظ عبد اللہ بن عبد الرحمن دارمی، متوفی ۲۵۵ھ	کراچی
ابن عساکر	ابو القاسم علی بن الحسن شافعی، متوفی ۵۷۱ھ	دار الفکر بیروت ۱۴۱۵ھ
درمختار	علاء الدین محمد بن علی حصکفی، متوفی ۱۰۸۸ھ	دار المعرفۃ بیروت ۱۴۲۰ھ
الفتاوی الھندیۃ	ملا نظام الدین، متوفی ۱۱۶۱، وعلمائے ہند	دار الفکر بیروت ۱۴۱۱ھ
رد المحتار	سید محمد امین ابن عابدین شامی، متوفی ۱۲۵۲ھ	دار المعرفۃ بیروت ۱۴۲۰ھ
فتاویٰ رضویہ	اعلیٰ حضرت امام احمد رضا خان، متوفی ۱۳۴۰ھ	رضا فاؤنڈیشن لاہور ۱۴۲۷ھ
بہارِ شریعت	مفتی محمد امجد علی اعظمی، متوفی ۱۳۶۷ھ	مکتبۃ المدینہ کراچی ۱۴۲۹ھ
مکاشفۃ القلوب	ابو حامد محمد غزالی، متوفی ۵۰۵ھ	دار الکتب العلمیۃ بیروت
مدارج النبوت	شیخ عبد الحق محدث دہلوی، متوفی ۱۰۵۲ھ	مرکز اہل سنت
مختصر فتاویٰ اہلسنّت (قسط:1)	مجلس افتاء	مکتبۃ المدینہ کراچی
۲۷ واجباتِ حج اور تفصیلی اَحکام	مفتی علی اصغر عطاری مدنی	مکتبۃ المدینہ کراچی

www.dawateislami.net

اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ رَبِّ الْعٰلَمِیْنَ وَالصَّلٰوۃُ وَالسَّلَامُ عَلٰی سَیِّدِ الْمُرْسَلِیْنَ اَمَّا بَعْدُ فَاَعُوْذُ بِاللّٰہِ مِنَ الشَّیْطٰنِ الرَّجِیْمِ بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ

نیک نمازی بننے کیلئے

ہر جمعرات بعد نمازِ مغرب آپ کے یہاں ہونے والے دعوتِ اسلامی کے ہفتہ وار سنّتوں بھرے اجتماع میں رضائے الٰہی کے لیے اچھی اچھی نیّتوں کے ساتھ ساری رات شرکت فرمایئے ❁ سنّتوں کی تربیت کے لیے **مَدَنی قافلے** میں عاشقانِ رسول کے ساتھ ہر ماہ تین دن سفر اور ❁ روزانہ ”غور وفکر“ کے ذریعے **مَدَنی اِنعامات** کا رسالہ پُر کر کے ہر اسلامی ماہ کی پہلی تاریخ اپنے یہاں کے ذِمّے دار کو جمع کروانے کا معمول بنا لیجئے۔

میرا مَدَنی مقصد: ”مجھے اپنی اور ساری دنیا کے لوگوں کی اِصلاح کی کوشش کرنی ہے۔“ اِنْ شَآءَ اللہ۔ اپنی اِصلاح کے لیے ”**مَدَنی اِنعامات**“ پر عمل اور ساری دنیا کے لوگوں کی اِصلاح کی کوشش کے لیے ”**مَدَنی قافلوں**“ میں سفر کرنا ہے۔ اِنْ شَآءَ اللہ۔

ISBN 978-969-631-642-8
0125728

DAWAT-E-ISLAMI

فیضانِ مدینہ، محلہ سوداگران، پرانی سبزی منڈی، کراچی
UAN: +92 21 111 25 26 92 Ext: 2650 / 1144
Web: www.maktabatulmadinah.com / www.dawateislami.net
Email: feedback@maktabatulmadinah.com / ilmia@dawateislami.net